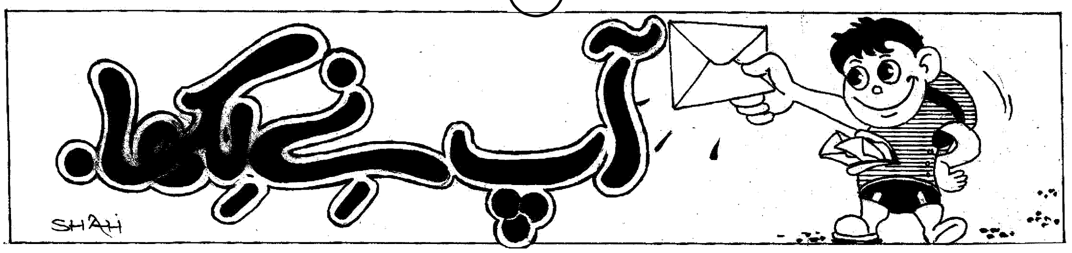

● بچوں کا ماہنامہ اُمنگ جولائی ۲۰۱۸ء موصول ہوا۔ اسے بچے بہت دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ اس میں شامل کہانیوں کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو ناپ تول کر پیش کرنا ضروری ہے۔

احساس ندامت میں منظر مظفر پوری بڑی بھابی سے کس طرح بات کر رہے ہیں اچھا نہیں لگا۔ کردار کا جادو، صبر اور شکر کا انعام کہانیاں اور کھیلوں سے معلومات عمدہ ہیں۔

نظموں کا حصّہ کمزور ہے۔ ہمیشہ کی طرح اداریہ کمال کا ہے۔

مرسلہ: سیدہ نفیسہ سلطانہ، چپراسی پورہ، امراوتی، مہاراشٹر

● بچوں کا ماہنامہ امنگ کا تازہ شمارہ جولائی ۲۰۱۸ء موصول ہوا۔ لکڑی کی کچی پنسل اور بچے کا حیرت واستعجاب سے دیکھنے کا انداز، اس کے علاوہ ڈھول بجاتا ہوا بچہ یقینی طور پر بچوں میں تعلیم کی امنگ جگانے کا اشارہ ہے۔ بیک کور پر ایک چھاتا لیے دو بچے اسکول جاتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ یہ تصویر عام سی ضرور ہے، مگر میں سمجھتی ہوں غیر معمولی ہے۔ غیر معمولی اس نقطۂ نظر سے کہ ساتھ مل کر چلنے سے دونوں خود کو بارش سے محفوظ رکھ سکتے ہیں اور یہی بات ملکی اتحاد کے تعلق سے بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ متحد ہو کر رہنے میں ہی عافیت و بھلائی ہے۔ ویسے میرا خیال ہے جو کام طویل تحریر نہیں کر پاتی وہ چھوٹی سی تصویر کر گزرتی ہے۔ ایسا ہی مجھے امنگ کے سرورق سے محسوس ہوا۔ برسات کی آمد کا پتہ سرورق سے ملتا ہے جس میں قوس قزح کا آسمان سے ابھرنا ظاہر ہو رہا ہے، جبکہ بچوں کے نیچے ہری بھری گھاس کے تنکے بھی بخوبی دیکھے جاسکتے ہیں اور پھر دوسرے صفحے پر باقاعدہ بارش کا منظر دکھایا گیا ہے۔ بچوں کا ماہنامہ امنگ کو پرکشش بنانے کی سمت زیادہ توجہ دی جارہی ہے قابل تعریف ہے۔ اس قسم کی تبدیلیوں کے سہارے اردو اکادمی، دہلی نئی منزلوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ٹائٹل کی خوشنما تبدیلیوں سے امنگ بہت ہی عمدہ لگنے لگا ہے، اس کے لیے سرورق اور پھول کھلے ہیں گلشن گلشن بنانے والے کو مبارکباد۔

حالیہ وائس چیئر مین اردو اکادمی دہلی پروفیسر شہپر رسول کی دلچسپی غالباً بچوں کے ادب پر خصوصی طور سے ہے، جن کی نگرانی میں امنگ میں بہترین تخلیقات پڑھنے کو ملتی ہیں۔ اس مرتبہ 'پہلی بات' میں اچھائی اور برائی کے متعلق گفتگو ہوئی اچھی لگی، بچوں کو باتوں باتوں میں نصیحت کرنے کا چلن ختم ہوتا جارہا ہے اسے بچانے کی ضرورت ہے۔ معلومات کی کسوٹی میں جو سوالات کیے جاتے ہیں وہ بچوں کے ادب اور ان کی عمر کے تعین سے اوپر کی سطح کے ہوتے ہیں، اس طرف توجہ دی جائے۔

ویسے تو اُمنگ بچوں اور بڑوں دونوں میں بے حد مقبول ہے۔توقع ہے امنگ کی سبق آموز کہانیوں اور نظموں کا سلسلہ تعلیمی بیداری لانے اور فروغ اردو کا کارآمد ذریعہ ثابت ہوگا۔

مرسلہ: عالیہ سیفی، حوض رانی E12/51B، مالویہ نگرنئی دہلی

● 'اُمنگ' جولائی ۲۰۱۸ء موصول ہوا۔ رسالہ کو سجانے میں آپ نے واقعی کافی محنت کی ہے۔ یہ بچوں اور بڑوں دونوں میں یکساں مقبول ہے۔ سوا سو سال کی کہانی، وقت کی پابندی میں بہت سی ایسی باتوں کے بارے میں پتہ چلا ہے جو ں ہیں۔مہاراجہ رنجیت سنگھ کے میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ یہ امر مسلّم ہے کہ وقت کی پابندی کامیابی کی ضامن ہے۔ جس نیوقت کا صحیح استعمال کیا، کامیابی کا سہرا اس کے سر بندھے گا۔ ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے اور اپنے کام کو وقت پر انجام دینے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ ہمیں اپنے وقت کو فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ تمام کہانیاں بھی پسند آئیں۔ منظومات میں 'اذاں ہورہی ہے' بہت ہی اچھی لگی۔ تمام قلمکاروں کو بہت بہت مبارکباد۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، حسین نگر کالونی، بھاگا، دھنباد

● ماہ جون ۲۰۱۸ء کا 'بچوں کا ماہنامہ منگ' اس وقت میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں اُمنگ کا مطالعہ قریب پندرہ برس سے کرتا آرہا ہوں۔ اُمنگ واقعی ایک قابل تعریف رسالہ ہے۔ اس شمارے کے ویسے تو تمام مضامین قابل تعریف ہیں سبھی قلمکاروں کو مبارک باد پہنچا دیجیے۔ پہلی بات، مضامین، کہانیاں، شاعری، اب ہنسنے کی باری ہے، میرا پسندیدہ شعر، آپ نے لکھا وغیرہ مجھے بے حد پسند آئے ہیں۔ یوں بھی یہ رسالہ خاندان کے ہر فرد کے لیے ہے۔ سورج کے سامنے چراغ کی کیا ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ اُمنگ کی تعریف کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ تمام اسٹاف اور ایڈیٹر اُمنگ کو عید کی مبارک باد ہو۔

مرسلہ: پیرزادہ معراج الدین، پہلگام، کشمیر

● جون کا 'بچوں کا ماہنامہ اُمنگ' نظر سے گزرا۔ دل باغ باغ ہوگیا۔ مضامین، کہانیاں بھی پڑھ کر دل جھوم اُٹھا۔ ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں وہ یہ کہ انعامی معمّہ مشغلہ بڑھا دیں تو چار چاند لگ جائیں گے۔ اِس شمارے میں مینڈک کی وفاداری جناب رونق جمال کا اور اب ہنسنے کی باری ہے کافی اچھا لگا۔ کامکس بھی ٹھیک ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی دعا ہے کہ اللہ اس ماہنامے کو روز بروز ترقی دے۔ آمین

مرسلہ: ندیم احمد دیشمکھ، جلگاؤں، جامود

● مئی کا شمارہ موصول ہوا۔ دیدہ زیب سرورق، رنگین صفحات، پُرمغز مضامین، مزیدار کہانیاں، معلومات کی کسوٹی، دل کو چھونے والے اشعار اور اہلِ اردو کے دلوں کی آواز جو کہ بذریعہ خطوط سنائی دیتی ہے۔ ہر کہانی نے ایک نیا روپ اختیار کیا تھا سبھی کا اپنا طرز تکلم تھا۔ آئینے کے ٹکڑے جیسی کہانیاں اُمنگ کے مزاج سے میل نہیں کھاتی ہیں۔ بلکہ اس کے بجائے الف لیلیٰ کی کہانیوں کو قسط وار شائع کریں۔ اگر آپ الہٰ دین، علی بابا جیسی کہانیوں کو چند تصویروں کے ساتھ شائع کریں گے تو یہ یقیناً بچوں کے حلقوں میں بہت مقبول ہوں گی۔

مرسلہ: حارث انصاری برہانپوری، مومن پورہ، برہانپور